رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں ابھی اک نورانی چہرہ کے پرستار نہیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط وکتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد ۲ | ۱۱ - مئی ۱۹۱۵ء مطابق ۲۶ - جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۳۸

مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر کی طبیعت اچھی ہے لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی مع اپنے رفقا ، میاں محمد امین صاحب میاں شمس الدین صاحب میاں فیروز الدین - میاں تاج الدین صاحب کے حاضر ہوئے - ایک ضروری اعلان کی تعمیل میں **ایک ہزار روپیہ** ترقی اسلام کے لئے **دوسو روپیہ** صدر انجمن کے واسطے جماعت لاہور کی طرف سے پیش کیا - ۸ مئی دربار شام حضور نے دیر تک نہایت لطیف باتیں فرمائیں -

فرمایا - اب ان لوگوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ میری ضد اور مخالفت میں اسلام کی مسلمہ صداقتوں کا انکار کرتے جاتے ہیں - استجابت دعا کو حضرت اقدس نے دہریوں کے مقابل بھی اپنی صداقت کا نشان پیش کیا ہے اور اسے علامت صلحا قرار دیا ہے لیکن ایکدوست نے جب ان (منکروں) میں سے ایک بڑے آدمی کو لکھا کہ میری (فضل عمر) اتنی دعائیں اسکے حق میں مستجاب ہوئیں تو اس نے ایک بڑا لمبا چوڑا خط لکھا کہ یہ تو شرک ہے افسوس کہ محض میری مخالفت میں اب دعا بھی شرک ہوگئی معلوم ہوتا ہے ان کو یہ معلوم ہی نہیں کہ شرک کسکو کہتے ہیں - میرا ارادہ ہے کہ شرک پر ایک مضمون لکھوں - مبائعین کا نام محمودی رکھکر انہیں بار بار مشرک کہا جاتا ہے - اور ایک نے ان میں سے لکھا - کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ - گویا برہمو سماج والے نجات پاسکتے ہیں - آریہ نجات پاسکتے ہیں یہودی نجات پاسکتے ہیں اور نہیں نجات پاسکتے تو مبائعین یہ تو اسکے نزدیک ابد الاباد جہنم میں ڈالے جائیں گے - پھر دوسرا نشان کسی کے صدق کا یہ بھی ہے کہ سعید روحوں کو بذریعہ الہام یا رؤیا اسکی طرف متوجہ کیا جائے - حضرت صاحب نے دوسروں کے رؤیا اور الہام اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمائے ہیں - اللہ نے محض اپنے فضل سے میرے لئے لوگوں کو الہام بھی کئے اور رؤیا بھی دکھائے حتّٰی کہ جو آجکل انکار کر رہے ہیں - ان کے لیڈروں میں سے بھی بہتوں کو خواب آئے - مگر انھوں نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا - ایک کو خواب میں بتایا گیا - کہ لڑکا تو سچا نکلا - اب ایک طرف وہ یہ خواب سناتا ہے - اور دوسری طرف مجھے چالباز اور شریر بتاتا ہے دوسرے کو خواب میں قبل از خلافت ہدایت کی گئی - کہ میاں کی مخالفت نہ کرنا - مگر اس نے بڑے زور شور سے مخالفت کی ہے - ایک نے دیکھا کہ میں خلیفہ بنگیا ہوں اسنے بعد میں کہا کہ خلیفہ بے شک بن گئے مگر یہ تو مجھے نہیں کہا گیا کہ تو بھی بیعت کرلینا - تعجب ہے کہ دوسرے کو

صاف الفاظ میں بیعت کا حکم دیا گیا۔ اور وہ منحرف اور (بد زبانی میں) حد سے بڑھ چکا ہے۔ اب رؤیا صالحہ کو بھی خواب و خیال کہتے ہیں۔ اور اپنی خوابوں کو جھنجلا کر شیطانی خواب کہہ دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسا کہہ کر ہم کیا اقرار کر رہے ہیں۔)

غرض جو جو طریقہ اطمینان قلب کا ہے اسی اسی طریق سے اللہ تعالیٰ نے اس خلافت کی صداقت کو ظاہر کیا ہے میں تو **فال** نہیں لیا کرتا مگر بعض لوگ پیش آمدہ امور میں سے ایک کو انتخاب کرنے کے لئے فال لیتے ہیں حضرت اقدس کے بارے میں بھی سنا ہے کہ آپ نے دعوے سے پہلے کبھی دیوان حافظ سے فال لی ہے سو اس طریق پر بھی بعض کو اللہ نے ہدایت دی۔ ابھی کل ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی ہمشیرہ نے بیعت کی درخواست کی ہے۔ اس نے فال نکالی تو ایسے اشعار نکلے جن میں میری بیعت کر لینے کا ارشاد تھا۔ ملک غلام محمد صاحب لاہوری کی بیوی نے خواب دیکھا کہ خدا تمہیں لڑکا دیگا میاں کی بیعت کر لینا چنانچہ لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس نے بیعت کر لی ہے۔

غرض خدا اپنے سلسلہ کا صدق ہر طرح پر ظاہر کر دیتا ہے حضرت اقدس کے بارے میں مخالفوں میں سے پرانے خیالات کے یہ کہتے تھے کہ ایک مولوی نور الدین صاحب ہیں انہی کے زور پر یہ سلسلہ چل رہا ہے وہی حضرت صاحب کو کتابیں لکھ دیتے ہیں اور نئے خیالات والے کہتے تھے کہ چند انگریزی دان گریجویٹ بلکہ ہیں۔ جو دیندار ہیں پس ان پر سلسلہ کی ترقی کا دارومدار ہے اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ سے ایسا ہوا۔ کہ ایک طرف حضرت مولوی صاحب کی وفات ہوئی۔ اور دوسری طرف یہ انگریزی دان بگڑ کھڑے ہوئے یہ سخت امتحان کا وقت تھا اور نازک موقعہ مگر خدا نے اپنی قدرت نمائی سے بتا دیا کہ سلسلہ کسی انسان کے بل بوتے پر نہیں۔ اس کا محافظ تو میں آپ ہوں۔ اب اللہ کے فضل سے سلسلہ آگے سے بہت زیادہ ترقی کر رہا ہے پہلے نو ماہ میں چھ سات سو نئے آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے تو اب چار ماہ میں سات آٹھ سو آدمی نے بیعت کی ہے

ہم تو کیا چیز ہیں اور ہماری کوششیں بھی کیا ہیں۔ خدا تو ایک پردے میں اپنا کام کر رہا ہے بعض اوقات ایک دن کی ڈاک میں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ نومبائعین کی تعداد ہوتی ہے اگر کوئی تاجر ہم سے نکلا تو اسکے مقابلہ میں اللہ نے اسی درجہ کا تاجر دیا۔ ایم اے نکلا تو ایم اے دیا۔ یہ سب اسکی بندہ نوازی ہے میں نے دیکھا کہ بعض لوگ جو اچھے خطیب اور واعظ تھے انکے ہاتھ پر کوئی احمدی نہ ہوتا تھا یا شاذونادر ایک دو۔ وہ اب جہاں جاتے ہیں۔ دس دس بارہ بارہ آدمی بیعت کی درخواست کرتے ہیں۔ ہمارے حافظ غلام رسول صاحب جب سے جہلم گئے ہیں۔ اللہ نے ان کے کام میں برکت ڈال دی ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ان منکرین میں سے کوئی واعظ گیا ہے اور اس شہر کے بعض لوگوں نے بیعت میری کی ہے خدا چاہتا ہے کہ اسوقت اس سلسلہ کو پھیلائے ہمیں چاہئیے کہ تبلیغی ذرائع کو وسیع کریں یہ اندرونی اختلاف کی جنگ تو ہمیں متنبہ اور ہوشیار کرنے کے لئے تھی اصل مقابلہ تو تمام دنیا کے مذاہب باطلہ سے ہے خدا نے خود ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ لوگ اسلام کے مسائل پر عمل کریں۔ چوہدری فتح محمد صاحب نے ایک کٹنگ کسی اخبار کا بھیجا ہے۔ جس میں ایک شخص نہایت درد سے لکھتا ہے کہ جب جنگ ہو چکے گی تو عورتیں ہی عورتیں نظر آئینگی مرد کم ہونگے اور اسوقت ہمارا فرض ہوگا کہ اس کمی کو پورا کریں مگر مشکل ہے کہ ایک بی بی سے زیادہ جائز نہیں لیکن قربانی کرنی ہی پڑے گی مطلب یہ ہے کہ مسئلہ کثیر الازدواجی پر عمل کرنا پڑیگا اسی طرح شراب کو چھوڑ دیا گیا ہے دعا کی طرف بھی متوجہ ہیں۔ مسیح تو اسی لئے آیا۔ تا اپنا آقا و پیشوا پر جو اعتراض ہیں انکو اٹھائے۔ کہتے تھے کہ تلوار کے ذریعے اپنا دین پھیلایا ہے اب خدا نے بتایا ہے کہ دلائل سے اسلام تمام مذاہب پر بالا ہے جو کام شاگرد کر سکتا ہے استاد تو بدرجہ اولیٰ کر سکتا ہے پس مسیح موعود کی کامیابی اور فتحمندی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور فتحمندی ہے

وی۔پی آتے ہیں جنکی قیمت ختم ہو گئی ہے تیار رہیں۔ — مینیجر

اخبار احمدیہ

۱۔ ایک دوست کو لکھوایا۔ کہ وفات یافتوں کو کچھ پڑھکر ثواب دینا کہیں سے ثابت نہیں۔

۲۔ برادر رحمت علی ڈیرہ نانک والے لکھتے ہیں محض حضور کی دعا کی برکت سے ہاتھ کٹنے سے بچ گیا۔ اخبار میں شائع ہو۔ کہ احباب دعائے صحت کریں۔

۳۔ مولوی فضل خان صاحب چنگوی پانچ عورتوں کی بیعت بھیجتے ہیں۔

۴۔ برادر فضلحق احمدی خریدار پیغام نمبر ۹۹۴ لکھتے ہیں کہ کئی بار لکھ چکا ہوں اخبار پیغام جنگ میرے نام سے بند نہیں ہوتا۔ بند کر دیا جائے۔

۵۔ برادر ابراہیم احمدی بوڑانوالہ جان محمد اسکی اہلیہ۔ میاں محمد الدین۔ حافظ غلام محمد۔ میاں محمود۔ چوہدری محمد کھاریاں اور برادر عبد السمیع اپنے خسر محمد محسن علی صاحب کے لئے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست کرتے ہیں

۶۔ غلام حیدر صاحب احمدی ایک صاحب نانک چند آریہ چک نمبر ۳۳ کی شکایت چھاپنے کی سفارش کرتے ہیں نانک چند صاحب لکھتے ہیں کہ ہم کو آریہ بنا لیا مگر حقوق نہیں ملتے۔ ہندو پانی نہیں بھرنے دیتے۔ پس ہم کیوں نہ اس مذہب کو قبول کریں جسمیں اخوت ہے۔

تازہ خبریں

لنڈن ۴ مئی۔ یکم و ۲ مئی کی درمیانی شب کو غنیم نے دردانیال میں مجتمع ہو کر مضبوطی اور مستقل مزاجی سے ہمارے مورچوں پر حملہ کیا اسے دمبدم تازہ کمک بھی پہنچتی رہی ہمنے نہ صرف ایک حملہ پسپا کر کے غنیم کو سخت نقصان پہنچایا۔ بلکہ ہمنے جارحانہ پہلو بھی اختیار کر لیا اور غنیم کو اسکے مورچوں سے پیچھے ہٹا دیا۔ ہم جزیرہ نما گیلی پولی کے اندر کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں — معلوم ہوا ہے کہ جاپانی مجلس وزارت نے چین کو الٹی میٹم دینے کا فیصلہ کر لیا ہے (۲) ۸ ماہ کی جنگ میں ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ صرف ہوا (۳) سخت آتشزدگی سے ... برباد ہو گیا

(۴) [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۵ء

دنیا مجبور ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے

بیوہ عورتوں کی شادی کرنا ضروری ہے

گذشتہ اشاعت میں ہم دکھا چکے ہیں کہ مسیحی دنیا مجبور ہو کر مسیحی مذہب کی ناقابل عمل تعلیم کو خیرباد کہہ رہی ہے اور اسلام کے پاک اور عالمگیر اصولوں کو اختیار کر رہی ہے اور جو ملک تجرد کو مسیح و مریم و پولوس کی مقدس سنت سمجھکر کار ثواب خیال کرتے تھے۔ وہ اس خیال سے رجوع کر رہے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل و مکمل تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنے فعل سے اسلام کی صداقت پر مہر لگا رہے ہیں۔ آج ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ جس قوم میں بیواؤں کی شادی کرنا ایک نہایت قبیح فعل خیال کیا جاتا تھا اور جہاں بیوہ کا میاں کی لاش کے ساتھ چتا پر بیٹھ کر راکھ سیاہ ہونا ایک بہت بڑی نیکی متصور ہوتا تھا۔ اور جس مذہب کے مصلح "برہم چرج" قائم رکھنا اور مجرد زندگی بسر کرنا ایک اعلیٰ ترین شبھ کرم یا نیک عمل خیال کرتے تھے۔ وہ بھی مجبور ہیں کہ قرآن کریم کی پاک تعلیم کا سہارا لیں اور انکحوا الایامیٰ یعنے بیواؤں کی شادی کردو کے ارشاد باری پر عمل کر کے فلاح و بہبودی حاصل کریں۔ چنانچہ ایک ہندو ہمعصر نے چند روز ہوئے اپنی قوم کی بیواؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تہا۔

"زمانہ سلف میں اگر عورتیں اپنے مردوں کے ہمراہ ستی ہو جایا کرتی تھیں تو اس کا بھی یہی مطلب تہا کہ عورتیں اس خوف سے کہ مبادا وہ اپنے ست پر قائم نہ رہ سکیں اپنے پران ہی تیاگ دیتی تھیں ستی کی رسم نے عورتوں کی لغزشوں پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ اور بدہوائیں بدنام نہیں تھیں۔ مگر اب جبکہ ستی جیسی فضول رسم قانوناً بند ہے۔ بدہوائیں اپنی عمر کو بے لوث بسر کرنے سے معذور ہیں۔ وہ وہی روٹی کھاتی ہیں جو ساری دنیا کھاتی ہے۔ وہ وہی پارچا پہنتی ہیں جو ساری دنیا پہنتی ہے پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ جس خوراک کو کھا کر ساری دنیا اپنے لہو ولعب میں مصروف ہے یہ بدہوائیں اپنی خواہشات نفسانی کو چھپائے رکھیں۔ اور جس دنیا میں آئی ہیں اسکا کچھ بھی نہ دیکھیں ہم مردوں کے اس جور وستم پر جو وہ ملک کی لاکھوں اور کروڑوں بدہواؤں سے روا رکھتے ہیں۔ حیران ہیں نہ تو آج عورتوں کو پتی برت دہرم کی تعلیم دی جاتی ہے اور نہ انکو بدہوا ہونے پر صبر و شکر کا کوئی سبق ہی سمجھایا جاتا ہے مگر ان سے امید یہ کی جاتی ہے کہ وہ ساری عمر اکیلی رہیں۔ اپنی خواہشات نفسانی کو کچل ڈالیں۔ یہ کبھی ہو سکتا ہے؟ ایک کمزور انسان کی کیا بساط ہے کہ وہ دنیا کی ہر ایک مجلس میں شامل ہو۔ اور دنیا کی باتوں سے محروم رہ جائے۔ دیوتاؤں تک نے اس راستہ میں لغزش کھائی ہے۔ کسی انسان کا کیا مقدور ہے۔ کہ اس پھسلنے والے راستہ میں ثابت قدم رہ سکے۔ چنانچہ ہم ہر روز کسی نہ کسی بدہوا کے دکھوں کی کہانی کو سنتے ہیں اور ہندو جاتی کی لاپرواہی پر سر دھنتے ہیں"

ہم اپنے معزز ہمعصر سے متفق اور انکی اخلاقی جرأت پر خوش ہیں۔ لاریب جو مذہب یہ تعلیم دیتا ہے کہ خدا کی دیئے ہوئے قویٰ کو کچل ڈالو۔ نعتہائے الٰہی سے منہ پھیر کر رہبانیت اختیار کر لو۔ وہ فطرت انسانی کے خلاف تعلیم دیتا ہے ناقابل عمل اصول پیش کرتا ہے اور جس راستہ میں بقول ہمارے ہندو ہمعصر دیوتاؤں نے بھی لغزش کھائی ہے اس راستہ پر انسان کو چلنے کی ہدایت کرتا ہے پس پاک اور مقدس تعلیم وہی ہے جو ناقابل عمل برہم چرج یا تجرد کی بجائے خداداد قویٰ کے جائز اور معتدل استعمال کی ہدایت فرماتی ہے اور بنی نوع انسان کے سلسلہ توالد وتناسل کو کاٹنے کی نازیبا حرکت کا ارتکاب کرانے کی بجائے اسکی ترقی میں ممد و معاون ہوتی ہے یہ تعلیم یقیناً اس مقدس کتاب نے دی ہے جسکا نام قرآن ہے اور جس نے فرمایا وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ سورہ نور۔ ۴ یعنے تم اپنے ہاں کی بیواؤں کا نکاح کرو۔ نیز اپنے نیک غلام و لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ فقیر ہونگے۔ خدا اپنے فضل سے انکو غنی کر دیگا"

پھر ایسی پاک تعلیم اس مقدس وجود کی ہے جس نے خدا تعالےٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے سامنے کامل نمونہ پیش کیا۔ اور بیکس غریب بیواؤں کو اپنی زوجیت کی عزت دیکر زمین ذلت سے اٹھا اور فرش تکلیف سے بلند کر تخت فخر و راحت پر متمکن کیا۔ یہ وجود باوجود حضرت شارع اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ نے بیوہ کی تکالیف۔ بیوہ کے دکھ اور بیوہ کے جذبات کو مد نظر رکھکر حکم الٰہی کے ماتحت فرمایا۔

عن علی ابن ابی طالب۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی ثلاث لا توخرھا الصلوٰۃ اذا اٰنت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا (ترمذی) یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے علی تین باتوں میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نماز میں جب اس کا وقت آجائے جنازہ جب موجود ہو۔ اور بیوہ جب اسکے لئے جوڑ مل جائے"۔

اب کون ہے جو اسلام کی اس پاک عملی اور عالمگیر تعلیم کو ایک غیر مسلم کے مذبوحہ خیالات متعلق شادی بیوگان کے ساتھ ملا کر پڑھے اور یہ نہ کہہ اٹھے کہ دنیا اسلام کی عملی تعلیم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہے۔

پس مبارک ہے وہ جو حقیقی مسلمان ہونے کی کوشش کرتا ہے اور جھوٹی شیخی یا فخر کے باعث خدا اور رسول کے صریح احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

یوں تو خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اور خصوصیت سے ان پاک لوگوں کو جو مسیح موعود کی ہر بات پر ایمان رکھتے ہیں اخلاص و محبت سے بہرہ ور کیا ہے خدمت اسلام کا جوش انکے قلب میں رکھا ہے لیکن ہمارے مبلغین نے جو جوش جو اخلاص جو عقیدت جماعت گوجرانوالہ میں ملاحظہ کی وہ لاریب قابل رشک ہے تمام جماعت اٹھ روز تک متواتر مباحثات میں شامل ہوتی رہی مہمان نوازی میں مصروف رہی اور فراخدلی سے اخراجات برداشت کئے تھوڑے سے لوگوں کا اسقدر خرچ کرنا اسقدر ہمت سے کام لینا قابل شکریہ اور مبارک دعا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا

الاسلام

اسلام میں وہ کونسی خصوصیات ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں

چھٹی خصوصیت چھٹی خصوصیت جو اسلام میں ہے اور اس کے سوا کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی وہ اس کا تمام دنیا کو دعوت دینا ہے۔ اسلام کے سوا جس قدر اور مذہب ہیں وہ صرف خاص خاص ملکوں اور خاص خاص قوموں کی اصلاح کے لیئے دنیا میں آئے لیکن اسلام کے بھیجنے والے نے اسے کسی خاص ملک یا کسی خاص قوم کے لیئے نہیں بھیجا بلکہ اسے تمام دنیا کے لیئے ایک ضابطہ مقرر کیا۔ اور سارے جہان کے لیئے ایک قانون کی صورت میں نازل کیا۔ علاوہ ازیں باقی مذاہب ایک خاص وقت تک اصلاح کر کے منسوخ کیئے گئے لیکن اسلام جسطرح تمام قوموں کے لیئے ہے اسی طرح تمام ازمنہ کو حاوی ہے۔ اسلیئے باقی مذاہب جب نازل ہوئے تو جس قوم کی اصلاح کے لیئے آئے تھے۔ صرف اسی قوم کی افراط و تفریط کی دور اور ان کے لیئے انہیں کے مناسب حال احکام بیان کیئے۔ دیگر قوموں سے انہیں کوئی واسطہ تھا اور نہ ان کی اصلاح سے کوئی غرض۔ چنانچہ توریت کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیئے نازل ہوئی ہے اسے کسی اور قوم سے کوئی واسطہ نہیں۔ دیکھو جب حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تو اسوقت بنی اسرائیل فرعون کی ماتحتی میں اسکے ظالمانہ برتاؤ اور سلوک سہہ سہہ کر بالکل بے غیرت ہو گئے تھے ان میں ہمت اور خودداری بالکل مفقود تھی۔ قوت انتقام جاتی رہی تھی۔ اور ظالم کا مقابلہ کرنے کی جرأت باقی نہیں رہی تھی چونکہ حضرت موسیٰ خاص انکی اصلاح کے لیئے آئے تھے اسلیئے جب وہ بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجہ سے چھڑا کر ملک شام میں لائے اور توریت شریف نازل ہوئی تو اسمیں بنی اسرائیل کی ان قوتوں کو از سر نو زندہ کرنے کے لیئے جو فرعون کے ظلم سے قریباً مر گئی تھیں بہت سے احکام درج تھے۔ انتقام پر بار بار زور دیا گیا اور قصاص لینا فرض عین قرار دیا گیا آنکھ کے بدلہ آنکھ کان کے بدلے کان۔ ناک کے بدلے ناک۔ زخم کے بدلے زخم غرض انتقام اور قصاص پر زور دیتے کہ بنی اسرائیل کو پھر ایک غیور اور خوددار قوم بنا دیا پھر اسکے تیرہ صدیوں بعد جب بنی اسرائیل قصاص لے لے کر سخت دل ہوئے اور انتقام پر زور دینے کی وجہ سے سخت دلی ان میں پیدا ہو گئی۔ اور وہ ایک کینہ توز قوم ہو گئے۔ اور قساوت میں۔۔ ضرب المثل ہو گئے تو ان خرابیوں کی اصلاح کے لیئے مسیح سا اولوالعزم رسول آیا۔ اور جو کتاب اسپر نازل ہوئی اسمیں قصاص کو بالکل محو کر دیا گیا۔ اور انتقام کی سخت مذمت کیگئی توریت کے ایسے تمام احکام منسوخ کر دیئے گئے جن میں انتقام یا قصاص کا سبق دیا گیا تھا۔ اور اسکی جگہ عفو پر زور دیا گیا۔ درگذر کی تعریف کی گئی۔ حلیمی اور چشم پوشی کو سراہا گیا۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ اگر کوئی شخص دایاں گال پر تھپیڑ مارے تو بجائے بدلہ لینے کے بایاں گال بھی اسکے آگے کر دے۔ یہ کیوں؟ صرف اسی لیئے کہ توریت اور انجیل تمام دنیا کے لیئے نہیں بلکہ ایک خاص قوم کی اصلاح کے لیئے نازل ہوئیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں جن جن خرابیوں میں اس قوم کو دیکھا ان کے دور کرنے پر زور دیا چونکہ توریت کے وقت صفت غضب اور قوت انتقام کی ضرورت تھی اس لیئے توریت نے ان پر زور دیا۔ اور عفو کو باطل کیا۔ مگر مسیح کے زمانہ میں چونکہ عفو اور درگزر مفقود تھے اور قوم میں ان کی ضرورت تھی۔ اسلیئے انجیل میں انہیں پر زور دیا گیا۔ اور انتقام کو باطل کیا گیا لیکن قرآن مجید چونکہ کسی خاص قوم کی اصلاح کے لیئے نہیں آیا۔ بلکہ تمام دنیا کی اصلاح اسکا مقصود تھی اسلیئے کسی ایک قوم کی برائیوں کو دور نہیں کیا بلکہ مجموعی طور پر تمام قوموں کی خرابیوں سے منع فرمایا۔ اور تمام اخلاق فاضلہ کے حصول پر زور دیا اور جس طرح قوت انتقام اور قصاص پر زور دیا۔ اور انہیں دنیا کے لیئے امن کا موجب ٹھیرایا اسیطرح عفو اور درگزر کی تاکید اکید کی اور انہیں اس عالم کی سکینت کا سبب قرار دیا۔ غرض افراط کی راہ اختیار کی اور نہ تفریط کی تمام برائیوں کی اصلاح بھی کر دی اور تمام خوبیوں کی تحریک و تحریض بھی فرمائی۔ اسلام کے سوا باقی جس قدر مذاہب ہیں انہیں یہ شرف حاصل نہیں۔ وہ صرف ایک خاص قوم اور خاص ملک اور زمانہ کی اصلاح کے لیئے آئے اور اسکے ثبوت میں ہم دو باتیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی تو یہ کہ غیر مذاہب کی الہامی کتابوں میں یہ دعوٰے ہرگز نہیں کہ ہم تمام دنیا کی ہدایت کیلئے آئی ہیں یہ دعوٰے نہ وید میں ہے نہ توریت میں اور نہ انجیل میں کہیں بھی اسکا ذکر نہیں۔ اور جب وہ کتابیں خود اس بات کا دعوٰے نہیں کرتیں کہ ہم تمام جہان کی اصلاح کے لیئے آئی ہیں تو اور کسی کا کیا حق ہے کہ وہ ان کے متعلق یہ دعوٰے کرے ہاں قرآن مجید نے بہت صاف لفظوں میں اس بات کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنی اے رسول تو لوگوں میں بڑے زور سے اعلان کر کہ میں تمام دنیا کی اصلاح کے لیئے بھیجا گیا ہوں۔ اور پھر رسول صلعم اس حکم کی تعمیل میں فرماتے ہیں کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ یعنی پہلے نبی صرف اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے لیکن میں تمام دنیا کے لیئے نبی ہو کر آیا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ علاوہ اسکے کہ اور مذاہب نے تمام دنیا کے لیئے مصلح ہونے کا دعوٰے نہیں کیا خود ان کے مسلمات سے پتہ لگتا ہے کہ وہ خاص قوم اور خاص ملک کے لیئے آئے تھے چنانچہ ویدک دھرم والوں کا یہ مذہب ہے وید ہمیشہ آریہ ورت میں نازل ہوئے اور صرف سنسکرت زبان ہی میں الہام کا نزول ہوا اس عقیدہ سے پتہ چلتا ہے وید صرف ہندوستان کے لیئے آیا۔ اور صرف آریہ ورت والوں کی اصلاح کی غرض سے نازل ہوا ورنہ اگر اور ملکوں اور دوسری قوموں کی ہدایت بھی اسکا مقصود ہوتی تو آریہ سماج کا یہ عقیدہ ہونا چاہیئے تھا کہ وید کبھی ہندوستان میں نازل ہوتا ہے اور کبھی ایران میں اور کبھی کسی اور ملک میں۔ اسیطرح وید کی زبان کبھی سنسکرت ہوتی کبھی عربی کبھی کوئی اور زبان لیکن وہ ایسا نہیں مانتے بلکہ وید کے نزول کو صرف آریہ ورت میں اور وید کی زبان کو صرف سنسکرت میں محدود و مقید خیال کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وید کے نزول کی غرض آریہ ورت کی اصلاح تھی کوئی اور مقصود نہ تھا۔

اسکے بعد توریت کو لو۔ اسمیں تمام احکام صرف بنی اسرائیل کے لیئے ہیں ہر حکم اوامر و نواہی میں صرف بنی اسرائیل کو مخاطب کیا گیا ہے اور تمام قوانین اور ضوابط صرف بنی اسرائیل کے لیئے تجویز کیئے گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ توریت کا نزول صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے مقصد کو اپنے اندر لیئے ہوئے تھا۔ پھر توریت کے تیرہ سو برس بعد مسیح کی بعثت ہوئی۔ آپ کا مشن بھی عام نہ تھا بلکہ صرف بنی اسرائیل کی ہدایت آپکے مدنظر تھی۔ چنانچہ انجیل میں آپنے صاف لفظوں میں اقرار کیا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے لیئے بھیجا گیا ہوں مجھے اور قوموں سے واسطہ نہیں اور اسکی تائید میں مسیح کے متعلق قرآن مجید رسولا الی بنی اسرائیل اور لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل فرماتا ہے اور برخلاف ان مذاہب کے اسلام تمام دنیا کے لیئے ہے کسی خاص قوم اس کے زیر نظر نہیں اور اس بات کے کئی ثبوت ہیں۔

(۱) اول یہ کہ آمیں جو احکام ہیں انمیں تمام دنیا کے لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے یا ایھا الناس اعبدوا ربکم اور کسی جگہ بھی عربوں یا قریش کی کوئی تخصیص نہیں (۲) قرآن مجید نے قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کہہ کر تخصیص کو باطل کیا ہے (۳) رسول صلعم نے بعثت الی الناس عامۃ فرما کر دعوت عامہ کا اقرار فرمایا + (۴) آپنے اپنی زندگی میں تمام مشہور و معروف بادشاہوں کے نام تبلیغی خط لکھے حالانکہ وہ بادشاہ نہ آپ کی قوم سے تھے اور نہ آپکے ملک سے ان کا کوئی تعلق تھا چنانچہ روم۔ ایران مصر اور حبش کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دی + (۵) خود آپکے ہاتھ پر مذہب کے لحاظ سے یہودی عیسائی۔ مجوسی۔ اور ملک کے لحاظ سے رومی ایرانی مصری اور شامی اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور آپنے جس طرح اپنی قوم کو دعوت دی اسی طرح غیر قوموں میں تبلیغ کی غرض اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام دنیا کے لیئے ہے اور اسی لیئے اس کی تعلیم تمام پہلوؤں سے مکمل ہے لیکن اور مذاہب صرف خاص خاص قوموں کی ہدایت کے لیئے آئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ گو وہ اپنی قوم کے لیئے کامل کہے جا سکتے ہیں لیکن تمام دنیا کے لیئے انہیں ہم مکمل ضابطہ نہیں کہہ سکتے و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین +

پادری جوالہ سنگھ صاحب سے ہماری مطالبات

پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب کے ہمراہ مجھے بھی عیسائیوں کے مقابلہ کے لیئے گجرانوالہ جانیکا اتفاق ہوا تھا۔ وہاں پر جو مباحثہ ہوا اسکی مختصر رپورٹ الفضل میں چھپ چکی ہے۔ اور زیادہ تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں لیکن چونکہ عام طور پر احمدی احباب کا مقابلہ عیسائیوں سے رہتا ہے اسلیئے میں یہاں پر ان مطالبات کا دہرا دینا خالی از فائدہ نہیں سمجھتا۔ جو ہم نے عیسائیوں کے لائق مباحث پادری جوالہ سنگھ صاحب سے دوران مباحثہ کیئے۔ اور جن کا جواب با وجود بہت ہاتھ پاؤں مارنے کے پادری صاحب سے نہ بن سکا۔ اور اسطرح پر انہوں نے اپنے لاجواب ہونے سے ان مطالبات کے قوی ہونے پر مہر لگا دی۔ اگر عیسائیوں سے گفتگو کرتے وقت احباب یہ مطالبات ان کے پیش کریں تو میرا یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز وہ کبھی بھی ان مطالبات کے جواب دینے سے عہدہ برآ نہیں ہو سکیں گے اور ہمارے احباب کی فتح ہوگی +

(۱) عیسائی کہتے ہیں کہ خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا ہمیں بخشا جو ہم پر قربان ہوا۔ اسپر ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جب مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تو صلیبی تکالیف کو جسم کے ذریعہ مسیح کی انسانی روح نے محسوس کیا یا الوہیت نے اگر انسانی روح نے دکھ محسوس کیئے تو ہم پر ایک انسان قربان ہوا۔ نہ کہ خدا کا اکلوتا اقنوم ثانی اور اگر صلیبی دکھ الوہیت نے محسوس کیئے۔ تو یہ الوہیت کا نقص ہے کہ وہ بھی انسانی روح کی طرح دکھ سکھ بھوگتی ہے اور پھر یہ بھی عیسائی صاحبان بتاویں کہ اگر الوہیت بھی دکھوں میں مبتلا ہو سکتی ہے تو انسانیت اور الوہیت میں مابہ الامتیاز کیا رہا؟

(۲) عیسائیوں کے نزدیک تثلیث کے تین اقانیم ہیں۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس اسپر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا تینوں میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے یا نہیں۔ اگر کوئی بھی مابہ الامتیاز نہیں تو تین اقنوم نہ ہوئے صرف ایک ہوا اور اگر کوئی مابہ الامتیاز ہے تو وہ اعلیٰ صفت ہے یا ادنیٰ اگر اعلیٰ ہے تو ایک اقنوم میں ایک اعلےٰ بات ہے جو دوسرے دو اقنوموں میں نہیں۔ اور اسطرح وہ دو اقنوم ناقص ہوئے اور ناقص افراد کا مجموعہ بھی ناقص ہوتا ہے اور اگر مابہ الامتیاز کوئی بری یا ادنےٰ صفت ہے تو یہ بھی الوہیت کا نقص ہے کہ ایک اقنوم میں ایک بری صفت ہے جس سے دوسرے دو اقنوم بری ہیں +

(۳) عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح کے سوا کوئی انسان گناہ سے پاک نہیں۔ ایک بالکل بے بنیاد دعوےٰ ہے جسکا کوئی ثبوت نہیں بلکہ خود بائبل کے خلاف ہے۔ دیکھو لوقا ۱۔ باب۔ ۶ آیت وہاں لکھا ہے کہ ذکریا نامی ایک کاہن تھا۔ اسکی جورو ہارون کی بیٹیوں میں سے تھی اور اسکا نام الیسبات تھا وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنے والے تھے۔

دیکھئے یہ ذکریا اور اس کی بیوی کی تعریف ہے جو نبی بھی نہیں صرف معمولی کاہن ہیں۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں میاں بیوی بالکل بے گناہ تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے جس قدر بھی حکم تھے اور جسقدر بھی قوانین سب پر عمل کرتے تھے پھر انکا عمل کوئی معمولی عمل نہ تھا بلکہ وہ خدا کے حکموں پر بے عیب چلنے والے تھے۔ اور نہایت راستباز تھے۔ تو یہ دعویٰ کرنا کہ آدم کی اولاد میں سب گنہگار ہیں خود لوقا کے نزدیک غلط ہے کیونکہ ذکریا اور اسکی بیوی دونوں جو بالکل بے گناہ تھے۔ باوا آدم ہی کی اولاد میں سے تھے۔ اب عیسائی صاحبان بتاویں کہ مسیح کے سوا باقی سب کے گنہگار ہونے کی کیا دلیل ہے +

(۴) پادری صاحب کا یہ کہنا کہ چونکہ مسیح کے متعلق نئے عہد نامہ میں لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اسکی الوہیت کی دلیل ہے اسپر میرا ایک اعتراض ہے کہ اگر مسیح کے ازلی ہونے کے ذکر سے اس کی الوہیت ثابت ہوتی ہے تو ملک صدق سالیم کو بھی عیسائی صاحبان خدا مانیں کیونکہ اسکے متعلق بھی عہد نامہ جدید میں لکھا ہے کہ وہ ازلی ابدی ہے چنانچہ عبرانیوں ۷ باب آیت ۳ میں لکھا ہے شاہ سالیم یعنی سلامتی کا بادشاہ یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ جس کے کہ نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے سے مشابہ ہوا۔

دیکھئے یہاں پر صاف اقرار کیا کہ ملک صدق سالم ازلی ابدی ہے سو اگر ازلی ابدی کے الفاظ سے مسیح خدا ثابت ہوا ہے تو ملک صدق سالم کو بھی الوہیت کے مرتبہ تک پہنچا ہوا ماننا پڑے گا +

(باقی آیندہ)

گوجرانوالہ میں غیر مبایعین کا مباحثے سے فرار

غیر مبایعین نے خود ہی مباحثہ کی طرح ڈالی۔ اور پھر خود ہی انکار کیا۔ اور فرار۔ ہم واقعات شائع کر چکے ہیں اسپر کہا جاتا ہے کہ اگر سیالکٹ مباحثہ نہیں کرنا تھا تو قادیان سے اجازت کیوں منگوائی تھی معترض کو شائد

معلوم نہیں کہ گفتگو اور مباحثہ میں بڑا فرق ہے غیر مبائعین سے اگر کوئی سوال کرتا۔ اور جواب پاکر پھر سوال کرتا۔ پھر جواب پاتا۔ تو اسکا نام مباحثہ نہیں تھا۔ اور طرفین کی بالمقابل تقریروں کا نام مباحثہ ہے۔ جس کی اجازت ضروری تھی۔ اور من وجہ پبلک بحث بھی تھی کیونکہ سب احمدیوں کے آنے کی اجازت تھی۔ لیکن شورش پسندوں نے چاہا کہ کوئی فساد کی صورت نکلے۔ غیر احمدی بھی آئیں تو ذیل میں ایک شہادت درج کی جاتی ہے جس سے واقعات کا صحیح علم ہوگا +

مجھے یاد ہے اور خوب یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول بدظنی سے بچنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ ان کی تعلیم سے فائدہ حاصل کیا اور انشاء اللہ آیندہ کرونگا۔ چنانچہ موجودہ تفرقہ میں بھی میرا فریقین کی نسبت حسن ظن ہی رہا کہ دانستہ کوئی بھی غلطی نہیں کرتا۔ خواتیات پر اتر آنے والے افراد میری نظر میں مستثنیٰ تھے۔ میں کہتا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ غیر مبائعین میں کئی اصحاب نیک فطرۃ رکھنے والے۔ اور حق گوئی پسند کرنے والے ہیں۔ بہتوں کو شخصی طور پر بھی جانتا ہوں۔ اور اکثر ہیں جنکا میں ان کی تحریر سے قایل تھا۔ انمیں سے ایک اور پھر چوٹی کے ایک اکبر شاہ خان صاحب بھی ہیں۔ مدت سے اشتیاق تھا کہ کسی میدان میں نہ شرمندہ ہونیوالے فطرۃ کے برخلاف نہ کہنے والے صاف گو حق پسند خوشامد سے کوسوں بھاگنے والے۔ کفایت شعار شاہانہ زندگی بسر کرنے والے۔ تواریخ کی پوری واقفیت رکھنے والے اور اسپر لطف یہ کہ موجودہ اختلافات کی ماہیت کو اچھی طرح جاننے والے اکبر شاہ خان صاحب سے نیاز حاصل ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ گوجرانوالہ میں اتفاق ہوا خیر میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ملاقات سے میرا وہ حسن ظن بالکل جاتا رہا مگر کم از کم اضافہ کی بجائے کمی ہی ہوئی۔ میں اسبات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ ظاہر کروں کہ وہ کمی کیوں ہوئی۔ البتہ امر واقعی کو ظاہر کردونگا جو آپنے اپنے اخبار مورخہ ۴ مئی ۱۵ء غلط بیان فرمایا کہ مبائعین نے پبلک مناظرہ سے گریز کیا کسی دوسرے کی رپورٹ درج فرماتے تو افسوس ہوتا۔ خان صاحب یہ آپکے روبرو کا واقعہ ہے۔ روبرو کا کیا بلکہ آپکے اور میرے ساتھ واقعہ ہے۔ یہاں ہی تو گفتگو کا مزہ تھا۔ اناج کی منڈی میں آپ کے استقبالیہ قافلہ کے ہمراہ میں بھی آیا۔ میں ہی اس مناظرہ کا اسوقت محرک ہوا

ا؎ یہ سب تعریفیں آپ اپنی قلم کے حوالہ سے کر چکے ہوئے ہیں ۱۲

۲؎ پھر ایکبار سابقہ پڑا تو انشاء اللہ دارالامان والوں کے ہمنوا ہو جاؤ گے اور کسی قسم کا حسن ظن بھی باقی نہ رہے گا ۱۲ (ایڈیٹر)

اور میں نے ہی اسبات کا ذمہ اٹھایا کہ مبائعین کو گریز نہیں کرنے دونگا کیونکہ بعض آپ میں سے کہتے تھے کہ وہ گریز کر جائیں گے۔ صلاح و مشورہ کے بعد تجویز ہوا کہ مناظرہ پرائیویٹ ہوگا۔ اس بات پر ساری بنا باندھی گئی۔ اور اس بات کی انہوں نے قادیان سے اجازت حاصل کی اجازت آنے پر شرائط طے کرنے کے وقت راہ گریز کی نکالی کہ پبلک مناظرہ ہونا چاہیئے۔ گریز کرنے والوں کے پیچھے پیچھے میں بھی گریز کرتا ہوا خان صاحب غلام حیدر خان کے مکان پر پہونچا۔ آپ سے بزور دریافت کیا گیا کہ آپ اپنی شرط پرائیویٹ پر کیوں قائم نہیں رہے مجھے یاد ہے آپ جواب دینے سے جھجکتے تھے۔ کیونکہ اسوقت اندر سے کانشنس کچھ اور کہتا تھا اور آپکے ہم جلیس کچھ اور کہتے تھے۔ میں آپکے چہرہ کی طرف دیکھتا تھا اور آپ بات ٹلاتے تھے۔ اور مجھے فرماتے تھے کہ اس سے تمہارا مطلب کیا ہے۔ اور بجائے صحیح جواب دینے کے پبلک مناظرہ کے فوائد بیان کرتے تھے۔ اور میں اندازہ لگاتا تھا کہ واقعی اس شخص کو فطرت کے برخلاف کہنا مشکل ہے۔ مگر خانصاحب اخبار میں لکھتے ہوئے آپنے کیوں فطرۃ کے برخلاف لکھدیا کہ مبائعین نے گریز کیا۔ آؤ انشاء اللہ ہم فطرۃ کے برخلاف نہیں کہیں گے۔ اور کسی سے مرعوب ہوکر بھی نہیں کہیں گے اور کسی کے لحاظ سے بھی نہیں کہیں گے اور واقعہ کہیں گے کہ غیر مبائعین نے گریز کیا۔ میں درمیان تھا اور آپسے اسوقت (کہدیا) تھا کہ آپنے گریز کی۔ کاش آپ گوجرانوالہ کا سارا حال لکھتے مگر مناظرہ کا نہ لکھتے + (راقم صاحب دین)

سبحانک ہذا بہتان عظیم

۲۰۔ اپریل کے پیغام میں چند افتراء پشاوری منکر کیطرف سے چھپے ہیں ان کی تردید میں قاضی محمد یوسف صاحب نے ایک مبسوط و زبردست مضمون لکھا ہے۔ چونکہ اخبار میں گنجایش کم ہے اسلیئے حقیقۃ النبوۃ کے متعلق جو بات ہے وہ ہم شائع کر دیتے ہیں۔ باقی بھلا کہ خدا۔ خلاصہ یہ ہے کہ میاں سیف الدین صاحب اور شیخ ہدایۃ اللہ صاحب کے ذریعہ ایک ناکامیاب روح دوسروں کے قالب اور لباس میں بول رہی ہے اور جس قدر باتیں قاضی صاحب سے منسوب کی ہیں وہ سب غلط ہیں بہرحال حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۳ اکے متعلق آپ لکھتے ہیں :-

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۳ ا پر جو پشاور کی کسی غیر مبائع سے خاکسار (محمد یوسف) کے مکالمہ کا خلاصہ درج ہے وہ شیخ ہدایت اللہ صاحب سے نہیں ہوا۔ حالانکہ اسوقت میرے ماسوا دو اور شخص بھی موجود تھے ایک بابو عبدالمجید صاحب احمدی مقیم لنڈی کوتل خیبر۔ اور دوسرا بابو محمد قاسم صاحب غیر احمدی مقیم جمرود اور بندہ جناب میرزا احمد شریف خان صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس گزرتے ہوئے تشریف لائے اور ان کے سامنے میں نے سب مکالمہ شیخ ہدایت اللہ کی موجودگی میں اسکی دکان پر ذکر کیا۔ اور شیخ صاحب نے پھر دوبارہ کہ درحقیقت انہوں نے کہا کہ ظل کیا ہوتا ہے تو پاخانہ میں پھینکنے کے لائق ہوتا ہے اور ظل تو حضرت سیدنا محمد رسول اللہ کا پاخانہ اٹھانیکے قابل بھی نہیں ظل کو جوتیاں مارنی چاہئیں۔ اگر شیخ صاحب کو ان الفاظ یا اسی قسم کے الفاظ جسکا مفہوم یہی تھا انکار ہے تو قبلہ رو ہوکر کہدیں کہ اگر اے خدا میں نے یہ الفاظ منہ سے نکالے ہوں تو طاعون سے یا کسی عذاب شدید سے ہلاک کرکے اہل پشاور کے واسطے نشان بنادے اور کہدے کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ رہا یہ امر کہ جب اہل پشاور میں سے بعض شریف غیر مبائعین کو معلوم ہوا کہ شیخ المنکرین نے یہ گندے الفاظ حضرت صاحب کی شان میں فرمائے ہیں تو آپنے ندامت دہونے کے واسطے ایک مضمون تحریر کیا جسکو نفس الامر سے کوئی تعلق نہ تھا۔

شیخ صاحب یا میرزا نذر علی دونو یا دونو میں سے ایک حلفاً بیان کریں کہ جو ذکر حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۳ ا پر درج ہے۔ وہ خلاف واقعہ ہے اور ہرگز وہ مکالمہ شیخ ہدایت اللہ سے نہیں ہوا۔ اور یہ اس مکالمہ کا صحیح مفہوم نہیں ہے۔ اگر ہم اس حلف میں دروغگو ہیں تو خداوند عالم ہمپر اور ہماری اولاد پر دردناک عذاب نازل کرے۔ اور جب تک ایسا شائع نہ کریں دونوں کاذب ہیں +

میں خداوند عالم کو حاضر ناظر کرکے کہتا ہوں کہ نہ میں نے خود اور نہ حضرت میرزا محمود احمد صاحب کی طرف سے ایسا بیان ہے۔ کہ حضرت سیدنا غلام احمد حقیقی نبوت کے مدعی تھے (یعنی صاحب شریعت ہونے کے کیونکہ حضرت مسیح موعود اور میرے نزدیک حقیقی نبوت شریعت والی نبوت ہے) یا خاتم النبیین اور لانبی بعدی کی مہر توڑنے والے تھے (کیونکہ مہر توڑنے والا تو براہ راست نبی یا صاحب شریعت رسول ہوگا نہ یہ کہ ایک امتی اور ظلی نبی) یا یہ کہ اسطرح کے بھی نبی مستقل کے جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ تھے (کیونکہ سیدنا محمد رسول اللہ براہ راست یعنی نبی مستقل تھے۔ اور حقیقی رسول یعنی شارع رسول تھے حالانکہ ہم حضرت صاحب کو فیض محمدی سے نبی یا رسول یعنی ظلی رسول ... اور نبی کہلا سکتے ہیں [illegible] لعنت [illegible] +

ایک بیعت کی درخواست

بحضور سیدی مسیح ثانی مدظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ الحمد للہ کہ ہم سب جان مال سے حضور والا کی راہ پر قربان ہیں۔ میری اہلیہ (ہمشیرہ مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب) ابتک مخالفین خلافت میں شریک تھی لیکن حسن اتفاق قدرت سے اُس نے دو تین بر فال ڈالی کہ کیا حضرت میاں صاحب حق پر ہیں تو فال نکلی کہ

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات ۔ معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات

دکھائیں آسمان نے ساری باتیں ۔ زمیں نے وقت کی دیدی شہادت

پھر اسکے بعد کون آئے گا ہیہات ۔ خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو عداوات

خدا نے اک جہان کو یہ سنا دی

فسبحان اللذی اخزی الاعادی

دوبارہ پھر فال ڈالی کہ اچھا آپ کی بیعت حق ہے تو فال نکلی کہ

بتایا گیا اِس کو الہام میں ۔ کہ پائیگا تو مجھ کو اسلام میں

مگر مرد عارف فلاں مرد ہے ۔ وہ اسلام کی راہ میں فرد ہے

طلب خدا سے اد سے ایک پیر ۔ کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر

وہ بیعت سے اُسکی ہوا فیضیاب

سنا شیخ سے ذکر راہ صواب

ان اشعار کو پڑھتے ہی اوس نے نہایت عجز اور خلوص کے ساتھ عریضہ بیعت کا حضور والا کی خدمت میں لکہدیا۔ اور دعا کے واسطے ملتجی ہوئی۔ (سید ناصر شاہ از کشتوار)

حضرت پیرو مرشد خلیفۃ المسیح مدظلہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد عرض ہے کہ حضور والا کو بخوبی روشن ہے کہ جو جو احسان اور عنایت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجہ عاجزہ ناکارہ کے حال پر تہے اور جناب مائی صاحبہ ام المومنین کی جس قدر شفقت ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے۔ میں عاجزہ ناکارہ ہر وقت شکر گزار اور دعا گو ہوں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور والا کا سایہ ہمارے پر تا قیامت قائم رکھے آمین ثم آمین۔

جناب عالی اس ناکارہ عاجزہ کی یہ بھی عرض ہے کہ حضور میرے بھائی صاحب ڈاکٹر صاحب کے واسطے بہت بہت دعا فرماویں اور اِس عاجزہ ناکارہ کی بیعت منظور فرماویں۔ والسلام +

اہلیہ سید ناصر شاہ صاحب
سب ڈویژنل آفیسر
کشتواڑ

ہمارے مبلّغین

سید بشارت احمد صاحب حیدر آباد۔ دکن سے لکھتے ہیں:۔ تفصیلی واقعات یہ ہیں کہ مچھلی بندر میں قریباً تین سال سے جماعت قائم ہوئی ہے۔ غالباً ساٹھ ستر انگریزی خوان ہیں جنمیں اکثر گریجویٹ و انڈر گریجویٹ ہیں اور سرکاری دفاتر میں ملازم ہیں۔ - - - - - - - - -
- - وہ لوگ بفضلہ تعالیٰ نہایت مخلص و عقیدہ مند ہیں۔ صرف مولوی محمد علی کے ٹریکٹ نے اسبات پر آمادہ کیا تہا کہ دریافت حال کریں حضرت مولوی صاحب نے قول الفصل وحقیقۃ النبوۃ روانہ کر کر پڑہنے اور اسکے بعد جواب لکہنے کی تاکید کی۔ خدا تعالیٰ کا شکر کہ حضورؐ کے فیض بار کتابوں کے مطالعہ نے اُن کے قلب پر ایسا اثر کیا کہ انہوں نے کسی کے وہاں جانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور اُن وساوس سے محفوظ ہوگئے۔ اور حال کے خط میں انہوں نے بعض اپنے رویا وغیرہ بھی لکھکر اظہار کیا ہے کہ خواب کے ہیبتناک نظارے گویا پیغامیوں کے وساوس ہیں۔ اور اُس سے نجات گویا حضور کے پاک خیالات ہیں۔
لیکچر ہال میں انشاء اللہ آج حافظ محمد اسحٰق صاحب کا لیکچر ہوگا مضمون تردید شرک +

حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب مچھلی بندر سے واپس بخیریت اور کامیاب آئے ۔ ۱۲ نئے احمدی ہوئے۔ فالحمد للہ +

عبداللہ سیٹھ کی تحریک پر ایک رئیس سلسلہ کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ کل شام ہم اِن کو ملنے گئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور دلائل کے متعلق ان کو خوب سمجھایا گیا اب وہ کہتے ہیں کہ میں دعا کر رہا ہوں +

ایک دوست لکھتے ہیں کہ:۔ قلعہ گولکنڈہ سے ایک میل پرے ایک بزرگ خواجہ حسین شاہ کی گنبد ہے جو حیدر آباد میں دکن کے شاہ ولایت کہلائے جاتے ہیں۔ جمعہ کے روز اُن کا عرس تھا قریباً تین چار ہزار آدمی کا میلا رہا ہے۔ اُس مقام پر بعد مغرب اتفاقاً بہت دیر کے بعد پہنچے جس کے سبب لیکچر تو نہو سکا لہذا صبح تقسیم کتب کے لئے حکام کے باغات کو روانہ ہوئے۔ ایک دینی اقتدار کے حاکم ہیں۔ اُن کے ہاں عاجز و حضرت حافظ صاحب گئے اور بعد ملاقات تبلیغی تقریر کیگئی اور کتاب کے مضمون سے بھی اطلاع دیکر کتاب دیگئی۔ انہوں نے اور بھی حالات دریافت کئے آخر میں انہیں یہ کہا گیا کہ آپکے ماتحت جہاں اور لوگ ہیں احمدی جماعت بھی ہے چونکہ اِس فرقہ کی نسبت عوام بالکل غلط خیالات حکام تک پہنچایا کرتے ہیں لہذا اس سے یہ بھی مقصد ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے حالات اور عقاید سے واقف ہوں۔ اور پھر سب سے بڑی غایت ایک حق بات کا پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں رخصت ہوکر اور حکام کے ہاں گئے لیکن وہ مکان پر نہ تھے۔ پھر ایک رکن کے ہاں گئے۔ ایک ممتاز حاکم ہیں انہوں نے کتاب لی اور پھر دوسرے روز آنے کے لئے خواہش ظاہر کی چنانچہ آج عاجز اور حضرت حافظ صاحب ۹ بجے اُن کے ہاں پہنچے انہوں نے نہایت احترام کے ساتھ استقبال کیا۔ اور گفتگو کی۔ آج استفتا بھی انہیں دیگئی اسپر انہوں نے سلسلہ کے ہم خیال ہوکر بہت دیر تک گفتگو کی۔ دو ڈھائی گھنٹہ ہر ایک پہلو پر علمی و مذہبی خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ علم نہایت متبحر ہے علی الخصوص دینیات سے خوب واقف ہیں۔ سلسلہ کے تعلیمی نصاب پر نہایت خوشنودی کا اظہار کیا۔ اکثر احمدی مسایل پر انہوں نے بآزادی اتفاق کیا۔ بارہ بجے کے بعد رخصت کی اجازت دی اور فرمانے لگے کہ خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے دعا فرمائیے اور پھر کبھی ضرور تشریف لائیں اور اب کے جو آویں تو اقامت کے خیال سے آویں۔ بہر صورت نہایت عمدہ خیالات اور آزاد رائے انسان ہیں اکثر وقت یہ کہا کہ اسلام نے خود آزادی دی ہے اسلیئے اِس مذہبی تحقیقات میں آزاد ہوں +

ہمارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب نہایت کامیاب تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔ حضور کا خادم بریسال سے باہر دور دور کے مختلف گاؤں میں تبلیغ کر رہا ہے۔ آجکل یہاں ڈکیتی اور خون ناحق کے واقعات کثرت سے ہوتے ہیں۔ علاوہ گاؤں کے کشتیوں پر بھی ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ بعض وقت ہم لوگوں کی کشتی بھی خطرہ میں پڑی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا۔ تقریباً کل مشہور گاؤں میں پیغام حق پہونچا دیا ہے۔ اور جو باقی ہیں انشاء اللہ وہاں بھی پہونچوں گا۔ بعض جگہ مسلمانوں پر تبلیغ کرنے کی صورت نہ نکلی تو وہاں کے ہندوں پر تبلیغ کی۔ منجملہ ان کے مقام "مڈریا" کے سب ڈپٹی کلکٹر بابو ہیرالال صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زیادہ اثر لیا۔ اور کتابیں بھی منگوانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور پتہ لکھا لیا ہے +

۲۸۔ اپریل کو مقام تسکہائی میں جلسہ تہا۔ مذکو... ڈپٹی صاحب کو بھی دیکھا۔ میرے اُٹھنے کے ساتھ ہی ڈپٹی صاحب بڑے جوش

سے اُٹھے - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ضروری بات جو چھوٹ گئی ہے اسکو وہ بتانا چاہتے ہیں - چنانچہ انہوں نے خاکم کو پھر انٹروڈیوس کرایا - احمدیت کی تبلیغ کا جو اثر انہیں ہوا تھا اسکو عام ہندوؤں اور مسلمانوں کے سامنے انہوں نے بیان کیا اور کہا کہ مولوی ابوالہاشم صاحب نے صرف ہندوستان کا مولوی بولکر تعارف کرایا ہے لیکن آپ لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مولوی صاحب صرف عالم و فاضل ہی نہیں بلکہ مجکو تو آپ مہاتما ... مہارشی ... ... وغیرہ معلوم ہوتے ہیں بہت سی ایسی باتیں کہیں جسکا یہ عاجز اہل نہیں - اور دل میں شرمندہ تھا اللہ تعالیٰ مجکو ابتلاؤں سے بچائے - میں نے دل میں محسوس کیا کہ کس قدر ناشکرے ہیں وہ انسان جو کہ ... مسیح موعود کے پیارے اور مقدس نام کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا ذلت اور عار سمجھتے ہیں - کاش کہ ایسے لوگ یقین کرتے کہ عزت کا بلند آسمان اور سچی شہرت کی وسیع زمین ایسی مبارک وجود کے نام پاک کے اندر پوشیدہ ہے جسکو کہ زمین اور آسمان کے خالق نے کہا ہے انت منی بمنزلۃ الارض والسماء معک کما هو معی "

۲۹ - اپریل کو یہ عاجز "بھنڈریا" پہونچا - رجسٹرار صاحب ہم لوگوں سے ملنے کے لیئے تشریف لائے - جب ان سے کہا گیا کہ یہاں سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہم لوگوں کو سنانا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس گاؤں کے لوگوں کی عجیب حالت ہے بہت سخت ہیں اور دو طرح کے لوگ ہیں - ایک فرقہ کہتا ہے کہ نماز جمعہ و عیدین جائز نہیں ہے - دوسرا کہتا ہے کہ ضرور جائز ہے - ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک سخت ہنگامہ یہاں ہو چکا ہے - دونوں فریق کے مولوی صاحبان آئے تھے - قریب پانچ ہزار آدمیوں کا مجمع ہو گیا - ایک مولویصاحب جو کہ نماز کو ناجائز کہتے تھے انکی یہ شان تھی کہ ہر وقت ایک شخص ننگی تلوار لیئے آگے آگے چلتا تھا اور ایک شخص شاندار چھتری ان کے سر پر لیئے ہمراہ رہتا تھا اس مناظرہ میں مولوی صاحب نے اپنے فریق مولوی کو جو کہ جائز کہتا تھا یہ دلیل دی کہ تم اور تمہارے باپ ہمارے یہاں کی غلامی کر چکے ہیں - دوسرے مولویصاحب کے پاس اس دلیل کو توڑنیکا کوئی شافی جواب نہ تھا - اسی میں بات بڑھی اور نماز کا وقت آگیا - ایک فریق نے اذان دی دوسرے مولویصاحب نے روکا کہ ہمارے سامنے اسوقت نہ اذان دو - اور نہ نماز پڑھ سکتے ہو بات بڑھی - پولیس نے سب کو ہٹایا +

یہ باتیں سنکر میں نے یہی خیال کیا کہ اس گاؤں میں حضرت مسیح موعود کا پیغام پہونچانا میرے جیسے انسان کے لیئے سخت مشکل ہے کیونکہ اس گاؤں میں مذہبی حیثیت سے وہ حضرات پیشوا ہیں جنہوں نے یوم سبت کی بے حرمتی کرنے والی قوم سے بھی بڑھکر کام کیا ہے - کیونکہ انہوں نے اگر بے حرمتی کی تھی تو ایسا کبھی نہ کیا تھا کہ ان کے ساتھ جو کوئی سبت کی بے حرمتی نہیں کرتا ہے اس سے جنگ کیا جاوے - نہ اسطرح مناظرہ کیا - اور نہ مناظرہ میں اس قدر زبردست استدلال لایا - میرا دل مایوس ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہوا - تو خدا نے اپنے فضل سے مسیح محمدی علیہما السلام کا پیغام پہنچانے کے لیئے خود لوگوں میں تحریک پیدا کر دی - تھوڑی دیر کے بعد خود ہی جناب فضل کریم صاحب رجسٹرار تشریف لائے - اور کہنے لگے کہ لوگوں نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آج قیام کریں اور لوگوں کو وعظ سنائیں - میں نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور فوراً ان کی درخواست قبول کر لی - عصر کے بعد سے جلسہ شروع ہوا - اور مغرب تک تقریر کا سلسلہ ختم نہ ہوا تو مغرب کے بعد بھی سننے کے لیئے لوگوں کو آمادہ پایا مغرب کی نماز بھی بفضلہ تعالیٰ اسی عاجز نے پڑھائی - اور پھر پیغام حق پہونچانا شروع کیا - ۹ بجے رات کے وقت جلسہ برخواست ہوا - لوگوں نے بہت غور سے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو سنا - اسکے بعد رجسٹرار صاحب نے کہا کہ لوگ آپکو روپیہ بطور نذر دینا چاہتے ہیں رجسٹرار صاحب سے کہا گیا کہ آپ لوگوں کو سمجھا دیں کہ ہم صرف پیغام پہونچانے اور مہدی کی آمد کی خوشخبری سنانے اور اسی کے متعلق جو کوئی کچھ سوال کرے تو اسکو جواب دینے کی غرض سے یہاں آئے ہیں روپیہ مقصود نہیں ہے - بلکہ جو کچھ کہا گیا ہے اسپر لوگ غور کریں اور پھر سچائی کو قبول کریں - جلسہ برخواست ہونے کے بعد سب لوگ چلے گئے - لیکن ایک شخص اٹھا اور میرے پاس آیا - بہت ہی اصرار کے ساتھ ایکروپیہ میرے ہاتھ میں دیا میں نے ہزار اس سے معافی چاہی لیکن نہ مانا تو میں نے یہ کہکر کہ یہ روپیہ تمہارا قادیان کے مدرسہ دینیہ میں دیدینگے جس کی رسید تمکو ملجائے گی لیلیا +

اطلاع

اگر ۱۳ - مئی کا اخبار وقت پر نہ ملے تو احباب انتظار نہ کریں - یہ پرچہ یا تو ۱۶ - مئی کے پرچہ کے ساتھ نکلیگا یا دونوں پرچے اکٹھے نکال دیئے جاوینگے + (مینیجر)

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)